علمی اعتقادی اور تاریخی
مقالات کا مجموعہ
مقالاتِ
شرف قادری
علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری
مرتب
محمد عبد الستار طاہر
مکتبہ قادریہ ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب .... مقالات شرف قادری

تحریر .... شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

ترتیب وتصحیح .... محمد عبدالستار طاہر مسعودی

حروف ساز .... (۱) حافظ نثار احمد قادری

(۲) الحجاز کمپوزرز، اسلام پورہ لاہور فون#7154080

صفحات ۵۸۴

طباعت .... محرم الحرام ۱۴۲۸ھ، ۲۰۰۷ء

باہتمام .... حافظ نثار احمد قادری

ناشر .... مکتبہ قادریہ، لاہور

تعداد .... ایک ہزار

قیمت .... 225 روپے

تقسیم کار

مکتبہ قادریہ

محی الدین منزل، داتا دربار مارکیٹ، لاہور

فون نمبر 7226193

تحریک پاکستان میں
علمائے اہل سنت کا کردار

اس وقت ہفت روزہ ''ندائے ملت'' شمارہ ۲۱ تا ۲۷ جنوری ۱۹۹۹ء میرے سامنے ہے، جس میں منور علی شاہد صاحب نے ''تحریک پاکستان کے مخالف لوگ'' کے عنوان سے ایک مقالہ لکھا ہے۔

اس مقالہ میں انہوں نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ ہر مسلک کے علماء کی اکثریت تحریک پاکستان کی مخالف اور کانگریس کی ہمنوا رہی ہے، انہوں نے لکھا ہے:

> ''امر واقعہ یہ ہے کہ تحریک پاکستان میں تمام علماء یا یوں کہہ لیں کہ علماء کی اکثریت خواہ ان کا تعلق کسی بھی مسلک سے رہا ہو تحریک پاکستان کی مخالف رہی ہے اور کسی نہ کسی رنگ میں کانگریس کی ہمنوا رہی ہے۔''
>
> (ص ۴۵ کالم نمبر ۱)

چونکہ ان کی تحریر حقائق و واقعات کے خلاف ہے اس لئے ریکارڈ کی درستی کے لئے چند سطور قلم بند کی جارہی ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ منور علی شاہد صاحب کا تحریک پاکستان کی تاریخ کا مطالعہ برائے نام ہی ہے، یا پھر انہوں نے دیدہ دانستہ تاریخ کو مسخ کرنے اور ''ملاّ ازم'' کے خلاف دل کا غبار نکالنے کی نامحمود سعی کی ہے۔ اصل گفتگو سے پہلے چند امور کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں:۔

❶ انہوں نے بریلوی مسلک کے علماء کو بھی تحریک پاکستان کا مخالف اور کانگریس کا ہمنوا قرار دیا ہے، لیکن وہ اس دعویٰ کی تائید میں ایک حوالہ بھی پیش نہیں کرسکے، جیسے کہ آئندہ سطور میں وضاحت کی جائے گی۔

❷ میرٹھ کے خطبۂ صدارت کا حوالہ دیتے ہوئے مولوی احمد سعید دیوبندی کی جگہ کاظمی لکھ دیا ہے۔ حالانکہ علامہ سید احمد سعید کاظمی (ملتان) تحریک پاکستان کے زبردست حامی تھے۔

❸ انہوں نے لکھا ہے کہ بریلوی فرقہ کے مجدد اور عظیم البرکت مولوی احمد رضا خان بریلوی نے مسلم لیگ کے متعلق فتویٰ دیا۔ (ص ۴۵ کالم نمبر ۲) یہ بھی بالکل غلط ہے، یہ فتویٰ کاٹھیاواڑ مسلم ایجوکیشنل کانفرنس'' کے متعلق ہے جس میں مرزائیوں، نیچریوں اور دوسرے بے دینوں کو مسلمان قرار دے کر ممبر بنایا جا رہا تھا، مرزائیوں کو تو پاکستان کی قومی اسمبلی بھی قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے چکی ہے، یہ فتویٰ ''رسائل رضویہ'' مطبوعہ لاہور جلد اول صفحہ ۲۲۳ سے ۲۸۳ تک دیکھا جا سکتا ہے، جس پر پاک و ہند کے ۱۷۹ اکابر علماء کے تصدیقی دستخط ہیں۔

❹ شاہد صاحب نے دل کی چھپی ہوئی بات آخر میں صاف لفظوں میں کہہ دی، وہ لکھتے ہیں:

> ''اس سے زیادہ خوفناک المیہ کیا ہوگا کہ اقتدار پرست اور مفاد پرست سیاست نے وہی ''ملا ازم'' جس سے قائد اعظم نے بے پناہ قربانیاں دے کر نجات دلائی تھی، بابائے قوم کی وفات کے بعد دوبارہ پوری قوم اور پورے ملک پر مسلط کر دی گئی ہے۔'' (ص ۴۵ کالم نمبر ۳)

حالانکہ یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ قائد اعظم پاکستان میں کتاب و سنت کا قانون نافذ کرنا چاہتے تھے، اور ظاہر ہے کہ کتاب و سنت کا قانون نافذ کرتے وقت علماء کو یکسر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

یہ کوئی ڈھکی چھپی حقیقت نہیں کہ پاکستان کا وجود دو قومی نظریئے کی بنا پر معرض وجود میں آیا، یعنی مسلمان اور کافر خواہ وہ ہندو ہوں یا عیسائی ایک قوم نہیں ہیں، بلکہ دو الگ

الگ قومیں ہیں، کانگریس کے ہمنوا علما متحدہ قومیت کے قائل تھے، اور کہتے تھے کہ ہندوستان کے تمام رہنے والے ایک قوم ہیں خواہ وہ مسلمان ہوں یا ہندو ——— دوقومی نظریہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ:

''کافروں کو کہہ دیجئے لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔''

امام ربانی مجدد الف ثانی نے اپنے مکتوبات میں پوری قوت کے ساتھ دوقومی نظریہ پر روشنی ڈالی ہے، ان کے بعد نمایاں ترین شخصیت امام احمد رضا بریلوی ہیں جنہوں نے بیانگ دہل دوقومی نظریے کی حمایت اور ''ہندو مسلم اتحاد'' کی مخالفت کی۔ انہوں نے ۱۹۲۰ء میں بستر علالت پر دراز ہونے کے باوجود معرکۃ الآراء کتاب ''المحجۃ المؤتمنہ'' لکھی۔ اور ہندو مسلم اتحاد کے بخیے ادھیڑ دیئے، یہی دوقومی نظریہ ۱۹۳۰ء میں علامہ اقبال کے خطبہ الٰہ آباد کی بنیاد بنا اور اسی نظریے کو ۱۹۳۸ء میں قائداعظم نے اپنایا۔

میاں عبدالرشید کالم نگار ''نورِ بصیرت'' روزنامہ نوائے وقت لکھتے ہیں کہ: علامہ اقبال تحریک خلافت کے مخالف تھے، چنانچہ انہوں نے یہ اشعار لکھے:

نہیں تجھ کو تاریخ سے آگہی کیا؟ خلافت کی کرنے لگا تو گدائی

خریدیں نہ وہ جس کو اپنے لہو سے مسلماں کو ہے ننگ وہ پادشائی

مرا از شکستن چناں عار ناید کہ از دیگراں خواستن مومیائی

(بانگ دراء)

وہ مزید لکھتے ہیں کہ:

''قائداعظم بھی اس تحریک اور اس کی ضمنی تحریکوں کو مسلمانوں کے لئے سخت نقصان دہ سمجھتے تھے، مگر ان دنوں کسی نے ان کی ایک نہ سنی، چنانچہ وہ آندھی کے دوران میدانِ سیاست سے ہٹ آئے اور ایک

طرف ہوکر بیٹھ گئے، جن لوگوں نے میدان میں آکر خلافت، ہجرت اور ترکِ موالات جیسی نقصان دہ تحریکوں کی مخالفت کی اور ان کے حامیوں اور لیڈروں کا زور توڑا وہ حضرت امام احمد رضا خاں اور ان کے احباء، رفقاء اور عقیدت مند ہی تھے۔

ع

جز قیس اور کوئی نہ آیا بروئے کار [1]

مولانا کوثر نیازی سابق وفاقی وزیر و چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل لکھتے ہیں:

''انہوں (امام احمد رضا بریلوی) نے متحدہ قومیت کے خلاف اس وقت آواز اٹھائی جب علامہ اقبال اور قائد اعظم بھی اس کی زلف گرہ گیر کے اسیر تھے، دیکھا جائے تو ''دوقومی نظریہ'' کے عقیدے میں امام احمد رضا مقتدا ہیں اور یہ دونوں حضرات مقتدی، پاکستان کی تحریک کو کبھی فروغ حاصل نہ ہوتا اگر امام احمد رضا سالوں پہلے مسلمانوں کو ہندوؤں کی چالوں سے خبردار نہ کرتے۔'' [2]

فخر ملت اسلامیہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان، نشانِ امتیاز کے تاثرات ملاحظہ ہوں، وہ فرماتے ہیں:

''آج سے سو سال قبل جب انگریز ہندوؤں کے ساتھ ساز باز کر کے ہند کی معیشت پر قابض ہوئے تو مسلمانوں کے تشخص اور تعلیمی نظام کو زبردست دھچکا لگا، استعماری طاقتوں کے مذموم عزائم کی بدولت مذہبی قدریں زوال پذیر ہونے لگیں، اس پُرآشوب دور میں اللہ رب العزت نے برصغیر کے مسلمانوں کو امام احمد رضا جیسی باصلاحیت اور مدبرانہ

---

(۱) عبدالرشید میاں: پاکستان کا پس منظر اور پیش منظر ص ۱۱۶

(۲) کوثر نیازی، مولانا: مشاہدات و تاثرات، روزنامہ جنگ، راولپنڈی شمارہ ۳ را کتوبر ۱۹۹۰ء

قیادت سے نوازا کہ جس کی تصانیف، تالیفات اور تبلیغی کاوشوں نے
شکست خوردہ قوم میں ایک فکری انقلاب بپا کر دیا''۔[1]

یہی وجہ تھی کہ امام احمد رضا بریلوی کے تمام تلامذہ اور خلفاء نظریہ پاکستان اور تحریک پاکستان کے نہ صرف حامی تھے بلکہ پرجوش مبلغ بھی تھے، سب سے پہلے اہل سنت (بریلوی مسلک) کے مولانا محمد عبدالقدیر بدایونی نے ۱۹۲۵ء میں ایک رسالہ ''ہندو مسلم اتحاد پر کھلا خط گاندھی کے نام'' لکھا جس میں ہندوستان کی تقسیم کے بارے میں تفصیلی تجاویز پیش کی گئیں اور ضلع وار نشاندہی کی گئی کہ فلاں علاقوں میں مسلمان اکثریت میں ہیں اور فلاں علاقوں میں ہندوؤں یا دوسری قوموں کی اکثریت ہے، یہ رسالہ ۱۹۲۵ء میں علی گڑھ سے شائع ہوا۔[2]

جب ۱۹۳۰ء میں علامہ اقبال نے اپنے خطبہ الٰہ آباد میں تقسیم ہند کی تجویز پیش کی تو ہندوؤں نے اس پر بڑی برہمی کا اظہار کیا، طبقۂ علماء میں سب سے پہلے امام احمد رضا بریلوی کے خلیفہ صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی نے اس تجویز کی پرزور تائید کی اور فرمایا: ڈاکٹر اقبال کی رائے پر کہ ہندوستان کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے، ایک حصہ ہندوؤں کے زیر اقتدار اور دوسرا مسلمانوں کے —— ہندوؤں کو کس قدر اس پر غیظ آیا؟ یہ ہندو اخبارات کو دیکھنے سے ظاہر ہوگا، کیا یہ کوئی ناانصافی کی بات تھی؟ اگر اس سے ایک طرف مسلمانوں کو کوئی فائدہ پہنچتا تھا تو ہندوؤں کو بھی اسی نسبت سے فائدہ ملتا تھا۔ کیا چیز تھی جو اس رائے کی مخالفت پر ہندوؤں کو برانگیختہ کرتی رہی اور انہیں اس میں اپنا کیا ضرر نظر آیا؟[3]

---

(۱) مجلہ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۸ء ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی ص ۳۱

(۲) محمد مسعود احمد، ڈاکٹر: تحریک آزادئ ہند اور السواد الاعظم ص ۲۷۵

(۳) ایضاً ص ۷۷-۲۷۶

۴؍جون ۱۹۴۵ء کو وائسرائے ہند لارڈ ویول نے ایک منصوبے کا اعلان کیا کہ ہندوستان کی سیاسی جماعتوں کے مشورے سے نئی ایگزیکٹو کونسل تشکیل کی جائے گی، ۲۵؍جون کو شملہ میں اس کانفرنس کا انعقاد ہوا، اس موقع پر امام احمد رضا کے صاحبزادے مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا خان نے بریلی سے وائسرائے ہند کے نام مسلم لیگ کی حمایت کا تار ارسال کیا، یہ خبر ۱۵؍جولائی ۱۹۴۵ء کو روزنامہ انجام دہلی میں چھپی۔[1]

۱۹۴۶ء کے فیصلہ کن الیکشن میں مولانا مصطفیٰ رضا خاں نے مسلم لیگ کے امیدوار کے حق میں سب سے پہلا ووٹ ڈالا، مسلم لیگ کے رضا کار انہیں جلوس کی شکل میں مفتی اعظم پاکستان کے نعرے لگاتے ہوئے واپس آستانہ عالیہ رضویہ تک لائے۔[2] یہ واقعہ فروری ۱۹۴۶ء کا ہے جس میں بریلی اور پیلی بھیت کے شہری حلقے میں مولوی عزیز احمد خاں مسلم لیگ کے امیدوار تھے، وہ ۱۱۵۳۱ ووٹ لے کر کامیاب ہوئے ان کے مقابل عبداللطیف فاروقی متحدہ قومیت کے امیدوار تھے جنہیں ۲۰۶ ووٹ ملے۔[3]

۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء کو فاطمہ باغ، بنارس میں آل انڈیا سنی کانفرنس منعقد ہوئی جو تحریک پاکستان کے لئے اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے، مشہور ماہر تعلیم ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی لکھتے ہیں:

> بنارس میں ۲۷/ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی جس میں پانچ ہزار علماء نے شرکت کی، اور حاضرین و مندوبین کے سامنے پاکستان کی ضرورت و اہمیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی، جب یہ علماء اپنے اپنے علاقوں میں واپس گئے تو قیام پاکستان کی تحریک کو وسیع پیمانے پر پذیرائی حاصل ہوئی۔[4]

---

(۱) محمد عبدالحکیم شرف قادری، مولانا: البریلویہ کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ، ص ۲۹۱

(۲) ایضاً: ص ۲۹۵

(۳) ولی مظہر، ایڈوکیٹ: عظیم قائد عظیم تحریک ج ۱ ص ۲۷۶

(۴) مجلہ معارف رضا ص ۲۳۹، شمارہ ۱۹۸۳ء طبع ۱۰۱، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی۔

۲۹/اپریل ۱۹۴۶ء اس کانفرنس کے تیسرے اجلاس میں یہ قرارداد متفقہ طور پر پاس کی گئی:

آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس مطالبۂ پاکستان کی پرزور حمایت کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ علماء و مشائخ اہل سنت اسلامی حکومت کے قیام کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہر امکانی قربانی کے واسطے تیار ہیں اور یہ اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ایک ایسی حکومت قائم کریں جو قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں فقہی اصول کے مطابق ہو۔[1]

اسی اجلاس میں اسلامی حکومت کے لئے لائحہ عمل مرتب کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں یہ حضرات شامل تھے:

مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی، مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی، مولانا مصطفیٰ رضا خاں بریلوی، مولانا امجد علی اعظمی، مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی، مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری (یہ تمام حضرات امام احمد رضا بریلوی کے خلفاء ہیں) مولانا عبدالحامد بدایونی دیوان سید آل رسول، اجمیر شریف، خواجہ قمر الدین سیالوی، سیال شریف، شاہ عبدالرحمن بھرچونڈی شریف (سندھ) مولانا سید امین الحسنات، مانکی شریف، سرحد، خان بہادر بخشی مصطفیٰ علی، مدراس، مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری، لاہور۔[2]

آل انڈیا سنی کانفرنس، اجمیر شریف منعقدہ ۷۔۸ جون ۱۹۴۶ء میں خطاب کرتے ہوئے محدث اعظم ہند سید محمد کچھوچھوی نے فرمایا:

''ان پاکوں کا عزم یہ ہے کہ رفتہ رفتہ ہندوستان کو پاکستان بنا کر دکھا دینا ہے، یہی علماء و مشائخ اور ان کے برگزیدہ عزائم اور ارادے ہیں جس کا نام آل انڈیا سنی کانفرنس ہے، اور جس میں اس وقت تک صرف علماء و

---

(۱) غلام معین الدین، مولانا: حیات صدر الافاضل ص ۱۸۹)

(۲) مختصر رپورٹ خطبہ صدارت جمہوریہ اسلامیہ، مطبوعہ مرادآباد ۱۹۴۶ء ص ۲۹)

مشائخ کی تعداد بیس ہزار سے زیادہ ہے۔[1]

یاد رہے کہ آل انڈیا سنی کانفرنس کے ممبران کی تعداد ایک کروڑ سے متجاوز تھی۔[2]

اس تنظیم کے صدر امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری اور ناظم اعلیٰ حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی تھے۔

اسی سال مولانا مفتی اعجاز ولی خاں، مدرس مدرسہ منظر اسلام بریلی شریف نے پاکستان کی حمایت میں فتویٰ جاری کیا۔[3]

۱۹۴۶ء میں شاعر آستانہ مولانا ضیاء القادری پروپیگنڈہ سیکرٹری ڈسٹرکٹ سنی کانفرنس بدایوں نے ایک اشتہار شائع کیا: جس کا عنوان تھا ''آل انڈیا سنی کانفرنس کے مشاہیر علماء و مشائخین کا متفقہ فیصلہ'':

''مسلم لیگ کو ووٹ دے کر کانگریس کو شکست دی جائے۔''

اس فتویٰ پر پچاس سے زائد علماء اہل سنت کے دستخط ہیں، جن میں سرفہرست مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفیٰ رضا خاں، مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی اور مولانا امجد علی اعظمی (خلفاء امام احمد رضا بریلوی) ہیں۔[4]

اہل سنت و جماعت تحریک پاکستان کے اس قدر حامی تھے کہ اہل سنت کے ترجمان ہفت روزہ ''الفقیہ'' امرتسر کی پیشانی پر ۱۹۴۲ء میں لکھا ہوتا تھا: ''الفقیہ امرتسر، پاکستان''۔[5]

کہاں تک تفصیلات پیش کی جائیں، مختصر یہ کہ امام احمد رضا فاضل بریلوی کے ہم مسلک علماء و مشائخ نے تحریک پاکستان میں ناقابل فراموش کردار ادا کیا، مشائخ میں سے

---

(۱) الخطبۃ الاشرفیہ، مطبوعہ مراد آباد ص ۷۔۸

(۲) حیات صدر الافاضل ص ۱۸۸

(۳) محمد صادق قصوری، اکابر تحریک پاکستان، ج ۲ ص ۶۶

(۴) اس اشتہار کا عکس ملاحظہ ہو قادیانی مرتد، مرکزی مجلس رضا لاہور، کے ص ۴۴ پر

(۵) عکس ملاحظہ ہو پاکستان بنانے والے علماء و مشائخ ص ۳۲۔۳۳ از مولانا محمد جلال الدین قادری

امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری، پیر صاحب مانکی شریف، زکوڑی شریف، سیال شریف، تونسہ شریف، گولڑہ شریف، جلالپور شریف، بھر چونڈی شریف، اور دیگر مشائخ کرام نے ہر طرح تحریک پاکستان کا ساتھ دیا۔

علماء کرام میں سے مولانا عبدالحامد بدایونی، شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی، شاہ محمد عارف اللہ قادری، علامہ سید ابوالحسنات قادری، علامہ عبدالغفور ہزاروی، مولانا غلام الدین لاہور، مولانا غلام محمد ترنم، مولانا محمد بخش مسلم، علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری، مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری، مفتی محمد عمر نعیمی، علامہ سید احمد سعید کاظمی اور مولانا عبدالستار خان نیازی وغیرہم نے تحریک پاکستان میں اہم کردار ادا کیا۔ یہی وہ قدسی گروہ ہے جس نے ہر جگہ کانگریس کو مات دی اور ان ہی کی مساعی جمیلہ سے ہر جگہ مسلم لیگ کو شاندار کامیابی حاصل ہوئی اور پاکستان معرضِ وجود میں آیا۔

آخر میں یہ عرض کردوں کہ منور علی شاہد صاحب نے امام احمد رضا بریلوی سے متعلق بیان کیا ہے کہ انہوں نے مسلم لیگ کے بارے فتویٰ دیا کہ:

"ایسی مجلس مقرر کرنا گمراہی ہے اور اس میں شرکت حرام اور بدمذہبوں سے میل جول آگ ہے۔"

گزشتہ سطور میں وضاحت کی جا چکی ہے یہ فتویٰ مسلم لیگ کے بارے میں نہیں بلکہ "کاٹھیاواڑ مسلم ایجوکیشنل" کے بارے میں تھا۔

شاہد صاحب نے علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری کا یہ فتویٰ بھی نقل کیا ہے کہ:

"لیگ میں مرتدین، منکرین ضروریاتِ دین شامل ہیں اسلئے اہل سنت وجماعت کا ان سے اتفاق واتحاد نہیں ہوسکتا۔"

اس سے کہاں ثابت ہوا کہ علماء اہل سنت و جماعت (بریلوی) نظریہ پاکستان اور تحریک پاکستان کے مخالف تھے؟ اس میں شک نہیں کہ مسلم لیگ میں قادیانی، نیچری اور

دوسرے بہت سے بدمذہب شامل تھے، علماء اہل سنت نے ان کے ساتھ اتحاد نہیں کیا بلکہ مسلم لیگ کے مطالبہ پاکستان کی حمایت میں اپنی تمام توانائیاں صرف کر دیں۔

علماء اہل سنت نے جس طرح ہندوؤں سے الگ تھلگ رہ کر مسلمانوں کے اسلامی تشخص کی حفاظت کی اسی طرح قادیانیوں وغیرہ بدمذہبوں سے ''وَنَخلَعُ وَنَترُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ'' پر عمل کرتے ہوئے اہل سنت و جماعت کے مسلکی تشخص کی پاسداری کی اور اس کے ساتھ ہی ضرورتِ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے کانگریس اور کانگریس نواز علما کا سحر توڑا اور مطالبۂ پاکستان میں مسلم لیگ کی ہر طرح حمایت کی۔

شاہد صاحب نے مولانا سید محمد میاں قادری برکاتی کا ایک اقتباس نقل کیا ہے کہ:

> ''مسٹر محمد علی جناح مذہبا رافضی ہیں'' کچھ لوگوں نے قائداعظم کے بارے میں یہی مشہور کر رکھا ہے کہ وہ شیعہ کے فرقہ اسماعیلی سے تعلق رکھتے تھے، ہمارے فاضل دوست سید صابر حسین شاہ بخاری نے ایک تفصیلی مقالہ لکھ کر ثابت کیا ہے کہ قائداعظم صحیح العقیدہ مسلمان تھے اور شیعہ نہیں تھے۔''[1]

یہ مقالہ حال ہی میں ماہنامہ کنز الایمان، لاہور میں شائع ہوا ہے اللہ تعالیٰ قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

۲۱ رشوال ۱۴۱۹ھ / ۸ رفروری ۱۹۹۹ء

---

(۱) بعد ازاں اس مقالہ میں بہت سے اضافات کیے گئے، اور اسے ایک ضخیم کتاب ''قائداعظم کا مسلک'' کے زیر عنوان بزم رضویہ، لاہور نے شائع کیا ——— طاہر